وَاعِظُ الجُمُعَۃ

قربانی کے فضائل و مسائل

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

قربانی کے فضائل و مسائل

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قربانی کے فضائل و مسائل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضورِ پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صَلِّ وسَلِّمْ وبارِكْ عَلَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قربانی

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا، ان عبادات میں سے کچھ فرض ہیں اور کچھ واجب۔ بعض کا تعلق انسان کے بدن سے ہے، اور بعض کا اس کے مال سے۔ جو عبادات بدن سے متعلق ہیں وہ بدنیہ کہلاتی ہیں، اور جن کا تعلق مال سے ہے وہ مالیہ کہلاتی ہیں۔ مالی عبادات میں سے ایک عظیم عبادت قربانی بھی ہے۔ قربانی کا مفہوم بہت وسیع ہے، لیکن ہم یہاں صرف اس قربانی کے ضروری فضائل ومسائل کا ذکر کریں گے، جو عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جاتی ہے۔

قربانی کا معنی

علّامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "القربان" کے معنی ہیں ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کیا جائے، اور عُرف میں قربان بمعنی "نسیکۃ" یعنی "ذبیحہ" کے آتے ہیں"[1]۔

قربانی کا آغاز

تخلیقِ انسانیت کے آغاز ہی سے انسان میں قربانی کا جذبہ کار فرما ہے۔ قرآن مجید میں حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو ۲ بیٹوں کی قربانی کا واقعہ موجود ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾[2] "جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی، تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی، (ایک دوسرے سے) بولا: قسم ہے میں تجھے قتل کردوں گا، (دوسرے نے) کہا کہ جو خوفِ خدا والے ہیں، اللہ تعالی انہیں سے قبول کرتا ہے"۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ تعالی کا کام ہے، اور وہ متّقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے۔

---

(۱) "مفردات ألفاظ القرآن" القاف، صـ٤١٤، ٤١٥.

(۲) پ٦، المائدة: ٢٧.

ہر نیک کام اللہ ربّ العالمین کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے

میرے محترم بھائیو! اس لیے ضروری ہے کہ ہر نیک کام اللہ ربّ العالمین کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے انجام دیا جائے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[1] "(اے حبیب!) تم فرماؤ! یقیناً میری نماز، اور میری قربانیاں، اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہان کا رب ہے"۔

قربانی ہر امّت کے لیے مقرّر فرمائی گئی

عزیز ہم وطنو! پچھلی ایماندار امّتوں میں بھی قربانی رائج تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا﴾[2] "ہر امّت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرّر فرمائی"۔

ربِ کریم کو جانوروں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے

خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہ قربانیوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾[3] "اللہ تعالی کو ہرگز نہ ان

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٦٢.

(٢) پ١٧، الحجّ: ٣٤.

(٣) پ١٧، الحجّ: ٣٧.

کے گوشت پہنچتے ہیں، نہ اِن کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اللہ تک باریاب ہوتی ہے"، یعنی ربِ کریم جلّ جلالہٗ کو ان جانوروں کے گوشت اور خون کی قطعًا ضرورت نہیں، وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کس قدر خوفِ الٰہی اور تقویٰ موجود ہے! اطاعت و فرمانبرداری کے کتنے جذبات مَوجزن ہیں! اس لیے ایسے بھی اللہ تعالی کے بندے ہیں جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں، لیکن ان کا دل چاہتا ہے کہ کاش! ہمارے پاس اتنے وسائل ہوں! تو ہم اللہ عزّوجلّ کی راہ میں قربانیاں پیش کریں۔ ممکن ہے کہ انہیں قربانی نہ کرنے کے باوجود، محض حسنِ نیت کا ثواب مل جائے، جو ریاکاری کی قربانی والے کو کبھی میسر نہ ہو۔

قربانی کا حکم

یاد رہے کہ قربانی کرنا بہت ہی پیاری سنّت، اور ایک ایسی عبادت ہے، کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان کے فدیہ میں ذبیحہ دے کر، لوگوں کے لیے اس کو مقرّر فرمادیا۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے رب سے نیک اولاد کی دعا کی، تو اللہ تعالی نے اُنھیں حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے، اور پھر انہیں ذبح کرنے کا حکم دے کر امتحان لیا، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے رب تعالی کے ہر حکم کو تسلیم کرتے رہے، یہاں تک کہ اپنے بیٹے کو ذبح کے لیے بھی پیش کردیا، جبکہ یہ بیٹا آپ کو بڑھاپے میں عطا کیا گیا، اور وہ اس وقت تک آپ کے اکلوتے بیٹے تھے، یہ سب کچھ بیٹے کی محبت پر اللہ تعالی کی محبت کو ترجیح دینے کے سبب ہوا، اللہ تعالی نے ان کی اس نیکی کا یہ بدلہ عطا فرمایا، کہ ان کے

بیٹے کے فدیہ میں ایک عظیم ذبیحہ بھیج دیا، اس واقعہ کو اللہ تعالی نے یوں بیان فرمایا:

﴿رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِىْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾[1] "ان (ابراہیم) نے کہا: الٰہی مجھے لائق اولاد دے!، تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا تو اس نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں، اب تم دیکھ لو کہ تمھاری کیا رائے ہے؟ (بیٹے نے جواب میں) کہا: اے میرے والد! آپ کو جس بات کا حکم ہوتا ہے آپ وہ کیجیے! خدا نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے صابر پائیں گے! تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال مت پوچھو! اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں، یقیناً یہ روشن امتحان تھا، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دے کر اُسے بچا لیا"۔

ہر دور میں قربانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا، حتی کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی قربانی کا رواج رہا۔ مگر ان کا طریقۂ کار یہ تھا کہ جانور ذبح کرنے کے بعد، اس کا خون کعبۂ

---

(۱) پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۰۰-۱۰۷.

معظمہ کی دیواروں پر لگا دیتے، اور گوشت بتوں کے سامنے اکٹھا کر دیتے تھے، بعد ازاں جب حضور نبئ رحمت ﷺ، خاتم المرسلین کا تاج سجائے مبعوث ہوئے، تو خالقِ کائنات نے قربانی کو باقی رکھتے ہوئے، اپنے حبیب کریم اور آپ ﷺ کی اُمّت کو قربانی کا حکم فرمایا، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(۱)

"توتم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

حضور رحمتِ عالم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعینِ عظام رضی اللہ تعالی عنہم قربانی کرتے رہے

حضور رحمتِ عالم ﷺ خود بھی، اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اس پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرتے رہے۔ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ»(۲) "نبئ کریم ﷺ دو ۲ مینڈھے قربان کیا کرتے تھے، اور میں بھی دو ۲ مینڈھے قربان کرتا ہوں"۔

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام و تابعینِ عظام رضی اللہ تعالی عنہم بھی قربانی کے جانوروں کی پرورش کرکے، انہیں فربہ کرنے کا خاص اہتمام فرماتے اور پھر انہیں قربان کیا کرتے، چنانچہ حضرت سیّدنا ابو اُمامہ بن سہل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَّةَ

---

(۱) پ۳۰، الکوثر: ۲.

(۲) "صحیح البخاري" کتاب الأضاحي، ر: ۵۵۵۳، صـ۹۸۷.

بِالْـمَدِينَةِ، وَكَانَ الْـمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ»[۱] "مدینۂ منوّرہ میں ہم اور دیگر مسلمان بھی قربانی کے جانوروں کی پرورش کرکے انہیں خوب فربہ کیا کرتے تھے"۔

صاحبِ نصاب حاجی پر بھی عید الاضحی کی قربانی ہے

محترم بھائیو! حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: «فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ الله ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ»[۲] "جب ہم منیٰ میں تھے، تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے"۔ اس حدیثِ پاک سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا گائے ذبح کرنا عید الاضحیٰ کی قربانی کے لیے تھا"[۳] جو کہ صاحبِ نصاب پر حج کی قربانی کے علاوہ ہے۔

گائے اور اونٹ میں سات ۷، سات ۷ آدمی شریک ہو سکتے ہیں

میرے عزیز ہم وطنو! حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: «اِشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ» "حج وعمرہ کے موقع پر، ہم

---

(۱) "صحيح البخاري" بَابُ فِي أُضْحِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، صـ۹۸۷.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأضاحي، ر: ٥٥٤٨، صـ٩٨٦.

(۳) "فتح الباري" باب الأضحية للمسافر والنساء، تحت ر: ٥٥٤٨، ١٠/ ٨.

نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ فی اونٹ سات لوگ شریک ہوئے"، کسی نے حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا گائے میں بھی سات لوگ شریک ہوسکتے ہیں؟ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ»[1] "گائے بھی قربانی کے ڈیل دار جانور میں سے ہے"۔ اور صحیح بھی یہی ہے کہ گائے اور اونٹ میں سات ۷، سات ۷ لوگ شریک ہوسکتے ہیں، اور یہی مسلک جُمہور محدّثین اور حنفیہ کا ہے۔

فَوت شدہ کی طرف سے قربانی

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدنا حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو ۲ مینڈھوں کی قربانی کی: ایک نبیٔ کریم ﷺ کی طرف سے، اور ایک اپنی طرف سے، اور فرمایا: «أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّي أَبَداً»[2] "رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اُن کی طرف سے قربانی کروں! لہذا میں ہمیشہ اسی طرح قربانی کرتا رہوں گا!"۔ "یہ اس پر بات پر دلیل ہے، کہ اگر کوئی فَوت شدہ مسلمان کی طرف سے قربانی کرے تو جائز ہے"[3]۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الحج، باب جواز ...إلخ، ر: ٣١٨٨، صـ٥٥٣.

(٢) "مستدرك الحاكم" كتاب الأضاحي، ر: ٧٥٥٦، ٧/ ٢٦٩٤.

(٣) "الكاشف عن حقائق السنن" كتاب الصلاة، تحت ر: ١٤٦٢، ٣/ ٢٥٢.

قربانی کے جانور کی عمر

عزیز دوستو! حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ»[1] "دو۲دانت والے (اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے کی عمر دو سال، اور بکری کی عمر ایک سال یا اس سے زیادہ) کے علاوہ کسی کی قربانی نہ کرو! ہاں اگر دشواری ہو تو اس سے کم عمر والے (جو دیکھنے میں ایک سال کا لگتا ہو اُس) دنبہ کو ذبح کر لو!"۔

قربانی کے جانور عیوب سے پاک ہوں

برادرانِ اسلام! قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے، کہ جانور اچھا اور بے عیب خریدے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِيْنَ فِي الْأَضَاحِي: (١) الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، (٢) وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، (٣) وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، (٤) وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي»[2] "چار ۴ قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: (۱) وہ کانا جانور جس کا کانا پَن صاف معلوم ہو، (۲) ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو، (۳) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پَن صاف معلوم ہو، (۴) ایسا کمزور وناتواں جانور جس کی ہڈیوں میں گُودا نہ رہا ہو"۔

---

(١) "صحيح مسلم" باب سنّ الأضحية، ر: ٥٠٨٢، صـ٨٧٦.

(٢) "سنن النَّسائي" كتاب الضحايا، ر: ٤٣٧٧، الجزء ٧، صـ٢٢٨.

قدرت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید

قابلِ صد احترام بھائیو! حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا»[1] "جس شخص میں قربانی کرنے کی وسعت وقدرت ہو، پھر بھی وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے!"۔ لہذا جو لوگ قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب، اور عیدگاہ میں مسلمانوں کے عظیم اجتماع ودعا سے محروم ہوگئے، مزید یہ کہ وہ گناہ گار بھی ہیں۔

صاحبِ نصاب پر ہر سال ایک قربانی ہے

پیارے بھائیو! حضرت سیّدنا مِخنَف بن سُلیم رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم عرفہ میں نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، تب نبئ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يا أيُّها النَّاسُ! إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً»[2] "اے لوگو! ہر گھر والے پر، ہر سال میں ایک قربانی ہے"۔ یعنی ہر گھر میں جتنے افراد صاحبِ نصاب ہونگے ان پر قربانی لازم ہوگی۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب الأضاحي واجبة هي أم لا؟، ر: ٣١٢٣، صـ٥٣٤.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب الأضاحي واجبة هي أم لا؟، ر: ٣١٢٥، صـ٥٣٥.

لہذا جو استطاعت رکھتا ہو، مگر اس کے پاس جانور خریدنے کے لیے رقم نہیں، تو حکم یہ ہے کہ "اگر قربانی اُس پر واجب ہے، اور اس وقت اس کے پاس روپیہ نہیں، تو قرض لے کر، یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کا جانور حاصل کرے، اور قربانی کرے"[1]۔

نصاب کیا ہے؟

ہر بالغ، مقیم مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔

مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے، کہ اس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت، یا اتنی مالیت کا حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان ہو، اور اس پر شریعتِ مطہرہ کی طرف سے مقرّر کردہ زکات یا فطرہ، یا خود لازم کردہ منتِ شرعی کی ادائیگی، یا بندوں کا اتنا قرض نہ ہو، جسے ادا کر کے ذکر کردہ نصاب باقی نہ رہے[2]۔

حاجتِ اصلیہ (ضروریاتِ زندگی) سے مراد

فقہائے کرام فرماتے ہیں، کہ حاجتِ اصلیہ (ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں، جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے، اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری، علمِ دین سے متعلق حاجت کی کتابیں، اور پیشے سے متعلق

---

(۱) "فتاوی امجدیہ" کتاب الاضحیہ، ۳/۳۱۵۔

(۲) "بہارِ شریعت" زکاۃ کا بیان، حصّہ پنجم، ۸۷۸/۱، ۸۸۰۔ وقربانی، حصّہ پانزدہم، ۳/۱۳۲۔

اَوزار وغیرہ[1]۔ اگر "حاجتِ اصلیہ" کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے، تو بخوبی معلوم ہوگا، کہ ہمارے گھروں میں بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں، کہ جو حاجتِ اصلیہ میں داخل نہیں، چنانچہ اگر ان کی قیمت کل ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر پہنچ گئی، تو قربانی واجب ہوگئی!!۔

قربانی کا ثواب

میرے بزرگو ودوستو! حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» "تمہارے باپ ابراہیم کی سنّت ہے!" انہوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ! ان میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ!» "ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے!" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُون کے بدلے؟ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ، حَسَنَةٌ!»[2] "اُون کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے!"۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" زکاۃ کا بیان، حصّہ پنجم، ۱/۸۸۰، ۸۸۱۔

(۲) "سنن ابن ماجه" باب ثواب الأضحيّة، ر: ۳۱۲۷، صـ۵۳۵.

بہترین قربانی

محترم دوستو! حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «خَيْرُ الأُضْحِيَّةِ الكَبْشُ»(۱) "قربانی کے لیے سب سے بہتر دُنبہ ہے"۔

اللہ تعالی کو سب سے محبوب قربانی

جانِ برادر! حضرت سیّدنا ابو اسود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے ابا جان سے مرفوعًا روایت کرتے ہیں: «أَحَبُّ الضَّحَايَا إِلَى اللهِ، أَعْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا»(۲) "اللہ تعالی کو سب سے زیادہ موٹی تازی، اور بلند قامت یا عمدہ قسم کی قربانی محبوب ہے"۔

دعا

اے اللہ! ہم میں جو صاحبِ نصاب ہیں، انہیں اپنے مال سے بہترین جانور قربان کرنے کی توفیق عطا فرما، تمام مسلمانوں کو باہمی اختلافات سے محفوظ فرما، ہم سب کو ہر طرح کے باہمی حقوق کی پامالی سے بچا، ہمیں اچھے کام کی توفیق وسعادت عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما،

---

(۱) "سنن الترمذي" باب [خَيْرُ الأُضْحِيَّةِ الكَبْشُ]، ر: ۱۵۱۷، صـ۳٦۸.

(۲) "التلخيص الحبير" كتاب الضحايا، مدخل، تحت ر: ۱۹٦٦، ٤/ ۳۵۰.

خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.